رجسٹرڈ نمبر ایل ۹

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۳۸

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں*

اُردو کا قاعدہ	۲ پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر 〃	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ و ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر	ار	ہدایتُ المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورکھی قاعدہ	۲ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اُردو	۱ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	سنتیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۲ پائی	الکفارہ	ر	سمپردائے	۹ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۲ پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ر	حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۲ر
〃 سوال وجواب رومن اُردو	۲ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	تحقیق بائبل	۴ر
〃 سوال وجواب گورکھی	۲ پائی	اثمار شیریں	۳ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	تواریخ بائبل	۸ر
شبد وغزلیں گورکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	ویدوں کی تعلیم	۲ر
سوالات متی کی انجیل پر گورکھی	ار	کشف القرآن	۱ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول } من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۲۱ یہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھانے کے لئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی } من تصنیف قاضی میر محمد۔ کو نبھی مفارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۱۹ یہہ نہایت مفید کتاب ہے جو ہر ایک خاندان کے ساتھہ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۱۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری نگسین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ بار نسن صاحب جس کو ڈاکٹر ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اُردو ۴ر اور ۱۲ر۔ یہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہو +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱ر +

ذات وچار۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۳ر فارسی اُردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداراں } یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۱۲ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں :-

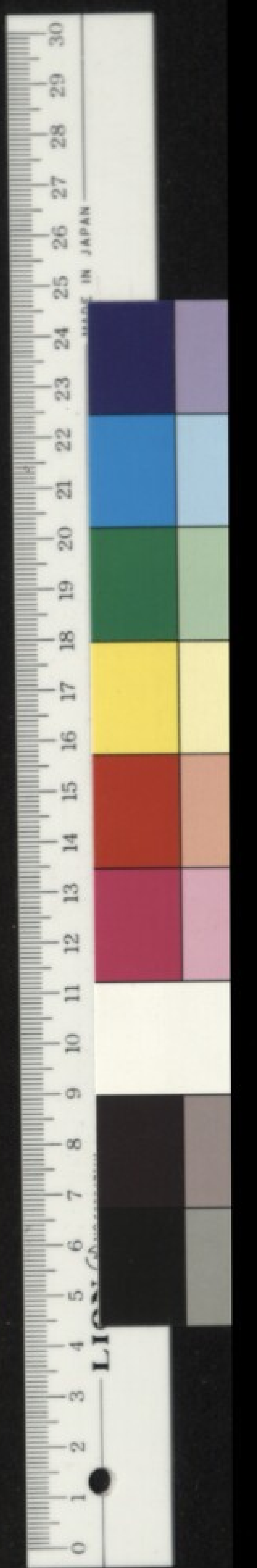
۱۔ بھگتیل سنگھ نمبر ۲۔ ۱ اسبادی ٹوکری ۔ ۳۔ سد بیک جیون ۔ ۴۔ پھرکی ۔ ۵۔ میں رہدا اپھردا ہاں ۔ ۶۔ ایک گتی دی کتھا ۔ ۷۔ ذات ورن ۔ ۸۔ سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸ر	شعاع نور حصہ اوّل و دویم	۵ر
رابنسن کروسو	۱۲ر	طیطس رفیق صلیب	۸ر
طلائی شمعدان	۴ر	تحقیق الاسلام حصہ اوّل	۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۱ر
روح سے معمور زندگی	۴ر	القاب مسیح	
طریق دعا	۴ر	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے +	

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر +

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ ۴ر +



نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۳ء ۶

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

جیسا کہ حال میں انتظام کیا گیا ہے کہ تمتی معاملات پر کانفرنس کی پہلی نشست شملہ میں ۶ اکتوبر کو ہوگی۔

کمانڈر انچیف ۲۶ ستمبر کو شملہ سے کشمیر روانہ ہونے کی تجویز کر رہے ہیں۔

پٹیالہ امپیریل سروس لانسرز انبالہ کیوری بریگیڈ کے ساتھ بریگیڈ تعلیم کے لئے اس موسم خزاں میں انبالہ رہیگی۔

حضور وائسرائے صاحب ۱۰ ماہ حال کو تیسرے پہر دھرمپور میں ہارڈنگ ہسپتال کا افتتاح کرینگے۔ اور اس موقعہ پر مہاراجہ پٹیالہ کئی ایک مہمانوں کی دعوت کرینگے

یکم اپریل سے ۳۰ اگست تک سرکاری اور ٹھیکہ داروں کی ریلوے کی آمدنی ۲۳۶۲۲۰۶۰۰ روپیہ تھی مقابل میں گزشتہ سال کے اسی عرصہ کی آمدنی کے جو ۲۲۶۳۴۵۰۱۵ روپیہ تھی گویا گزشتہ سال کی نسبت امسال ۲۵۱۱۵ روپیہ کا گھاٹا ہوا۔

۱۴ تاریخ ماہ حال کو سنیچر کے دن کلکتہ کے اوپیرا ہوس میں ایک ڈاکہ پڑا کہتے ہیں کہ اکیس سو روپیہ کے نوٹ اور روپیوں کی چوری ہوئی۔ ایک بنگالی کلرک پر شبہ کیا جاتا ہے پولیس تحقیقات کر رہی ہے

ہفتہ ۳۰ اگست ۱۹۱۳ء میں پنجاب کے اندر ۱۲۰۲ پیدائش ۳۳ بڑی بڑی میونسپلٹیوں کی حدود میں واقع ہوئیں۔ (جن میں سے ۶۶۶ مردانہ اور ۶۳۵ زنانہ تھیں) اور جو بلحاظ آبادی کے ۲۵ فی میل کے حساب سے ہے اور ۱۳۴۷ اموات واقع ہوئیں (۶۸۱ مردانہ اور ۶۶۹ زنانہ) جو بلحاظ آبادی کے ۵۹ فی میل تھی۔

اندور میں کاشی گری نام ایک سادہ ہے جو وہاں کے مہاراجہ صاحب کا تین پشتوں سے گورو ہے اور اب اس کی عمر ۱۲۵ سال کی ہے مگر پھر بھی اچھی طرح چل پھر اور دیکھ پڑھ سکتا ہے۔

دہلی کے مجوزہ زنانہ میڈیکل کالج کے لئے ان صاحبان نے حسب ذیل عطیات عنایت فرمائے یعنی نواب حیدر آباد ایک لاکھ۔ مہاراجہ اودے پور ۳۸۳۶۹۴ مہاراجہ جے پور ۲ لاکھ مہاراجہ کوٹہ ایک لاکھ دربار جودھپور ایک لاکھ بڑودہ ایک لاکھ مہاراجہ اندور پچاس ہزار۔ بیگم صاحبہ بھوپال تیس ہزار گوالیار تیس ہزار۔ بیگم آغا جان بیس ہزار۔ مہاراجہ دربھنگہ ۵۸۴۳ مہارانی ہتھوا ایک لاکھ داویا ٹرسٹ ۲۵ ہزار روپیہ۔

میزان کل ۱۰۶۳۱۰۰ روپیہ

انسداد ہیضہ کی تدابیر میں گورنمنٹ مدراس نے ایک کم خرچ سکیم نکالی ہے۔ جس سے کوؤں کا پانی ایک نوایجاد کیب سے صاف کیا جائیگا۔ اندیشہ صرف یہ ہے کہ لوگ مذہبی طور پر اس میں مزاحم ہوں۔ اس مقصد کے لئے ۵ لاکھ روپیہ الگ رکھا گیا ہے۔ پہلے چند خاص خاص دیہات میں حیڑا بھی اُس کا تجربہ کیا گیا ہے۔

لاہور میں اب ہیضہ کسی کسی محلہ میں تھوڑا تھوڑا ہے باقی بہت تخفیف ہوگئی ہے۔

مسٹر کرشنا چارلو پرسنل اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل مدراس ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل کے اعلےٰ منصب پر مامور ہوگئے ہیں۔ مبارکباد۔

امریکہ کے شہر شکاگو میں ایک عورت کی جو اٹھارہ سال کی عمر میں نابینا ہوئی تھی اور اب ۹۶ سال کی بیوہ ہے عمل جراحی کے ذریعہ سے بصارت پھر بحال ہوگئی۔

فلیڈلفیا واقع امریکہ میں ۱۵ سال کا ایک لڑکا ۶ فٹ ۹ انچ لمبا ہوگیا اور ابھی بھی بڑھتا جارہا ہے۔ حال میں ایک ڈاکٹر نے اُس کے دماغ میں نشتر لگا کر کچھ چیز نکالی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ لڑکا اب نہیں بڑھیگا۔

آسٹریا میں ایک نئی توپ کا تجربہ کرتے وقت وہ توپ پھٹ گئی۔ اور اس سے تین سپاہی فوراً مر گئے اور پانچ آدمی سخت زخمی ہوئے۔

تار برقیات

۱۳ ستمبر لنڈن - سفریجیٹ عورتوں نے کنٹن سٹیشن واقعہ نارتھ لینڈ کو آگ سے جلا دیا ہے۔ نقصان کا اندازہ ایک ہزار پونڈ کیا گیا ہے۔ اسباب کے بنڈلوں کے غلاف پر لکھا ہوا پایا گیا تھا کہ اسکوئتھ اس جنگ کا ذمہ دار ہے نقصان کے لئے اس سے درخواست کرو۔

۱۳ ستمبر قسطنطنیہ - اس دن کے سہ پہر کو ترکی اور بلغاری ڈیلیگیٹ فراہم ہوئے اور نتیجتہً یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہر دو طرف کی تجاویز کا امتحان کیا گیا۔ اس کی بنا پر یہ اُمید کیجاتی ہے کہ فیصلہ خاطر خواہ ہوگا۔

۱۳ ستمبر ٹوکیو - جو لوگ مسٹر ابے کے قتل میں شامل تھے۔ ان سبھوں نے یا تو اپنے آپ کو حوالہ کر دیا ہے۔ یا اُنہوں نے خودکشی کر لی ہے۔

۱۳ ستمبر پیکن - باخبر لوگوں کے حلقوں میں یہ خبر بڑی زور سے پھیل رہی ہے کہ جرمنی کے ساتھ کسی قدر ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ سے چین ایک جرمنی لفٹنٹ جنرل معہ چند افسروں کے اسٹاف کے اور پیکن میں ایک ترجمان کے اپنی فوج میں مستعمل کرے گی اور ۲۰۰۰ افسر تمام ملک میں تقسیم کئے جائینگے۔ اس سکیم کے خرچ کا ۴۰۰۰۰۰۰۰ مارک اندازہ لگایا گیا ہے۔ جس میں ایک ملین (دس لاکھ) مسٹر کرپ دینگے۔ اس خبر کی سچائی معلوم نہیں ہو سکتی۔ مگر عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ یہ خبر درست ہے۔

۱۳ ستمبر لنڈن - چین سے جو جاپان کے مطالبے ہیں اُن میں یہ مطالبہ بھی ہے کہ جنرل چانگ سیون جو نانکن میں گورنمنٹ کے کمانڈر ہیں۔ جاپانی قنصل سے معذرت کرے پھر یہ خبر ہے کہ انٹی جاپنیز ایجیٹیشن سے کئی ایک دردناک انکشافات ظہور میں آئینگے۔ بلا لحاظ اس کے کہ خواہ چین جاپانی سرکاری مطالبات پورے کرے یا نہ کرے۔ جاپان میں عام خیال کا اندازہ اس سے لگایا جاتا ہے۔ کہ اس طرز کا خاتمہ ہو جائے جس کی بابت یقین کیا جاتا ہے کہ چین اس کو اس خیال سے بحال رکھیگا کہ یورپین طاقتیں جاپان کو کسی اہم غرض دنگا کے لائق نہیں سمجھیں۔ طول طویل شورش کا جس کی حمایت فوج نے کی۔ اور بعض بعض بااثر مقامات میں اس کی تائید ہوئی۔ اس کا اصل بھید یہی ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ اگرچہ چین جاپان کے تمام مطالبات کو منظور کریگا۔ جن میں اس کے خیال کے مطابق پورٹ آرتھر کے پچاس سال کی وسعت کا اقرارنامہ داخل ہے۔ تو بھی بالضرور چند ایک اتفاقات ظہور میں آئینگے۔ جن سے توسیع کنندگان کے پروگرام پر عملدرآمد ہو سکیگا۔ جس کا پہلا قدم یہ ہے کہ فوچاؤ اور آموئی میں افواج قائم کیجائے۔ واقفکاران کے حلقہ میں جس میں یورپین ماہرین بھی ہیں اسبات پر بڑا یقین کیا جاتا ہے کہ سال کے اختتام سے پیشتر چینی اقدامات میں بالضرور ایک مشکل پیدا ہو جائیگی۔ جس سے رسد رسانی میں اور بیرونی معاملات میں شورش پیدا ہو جائے گی۔

۱۳ ستمبر کلکتہ - مسٹر سی۔ ایف۔ پین کلکتہ کارپوریشن کے چیرمین بجائے مسٹر ڈاکس کے ہوئے ہیں

۱۲ ستمبر الہ آباد - سالانہ جنرل ریلیف آئندہ ہفتہ کے آخر میں متحرک کالم کو بجانب چکدرہ بطور معمول روانگی کے چھوڑ دینگے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ریلیف کی روانگی میں کوئی روک حائل نہ ہوگی کیونکہ دیر میں کوئی اور جنگ نہیں ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب وہاں بھر نواب اعلیٰ اختیار رکھتا ہے۔ اور بدر کا خان اُس میں ہے۔ جنہوں نے اپنا آپ اس کے حوالہ کر دیا ہے۔

۹ ستمبر لنڈن جرمنی محکمہ جہاز کا ایک ہوائی جہاز ایک تند آندھی میں آگیا اور ہیلیگولینڈ سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہلاک ہو گیا سولہ آدمی جو اس پر سوار تھے ہلاک ہو گئے۔

کلیسیائی خبریں

افسوس ہے کہ سیالکوٹ اور اس کے گرد و نواح میں ہیضہ ہونے کے سبب سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سال کنونشن نہ ہو۔

سی۔ ایم۔ ایس ملتان کے زنانہ مشن میں مس ڈی این اورٹن صاحبہ بطور آنریری مشنری لیڈی کے کام کرنے پر مقرر ہوئی ہیں۔ آپ لائق و سنیئر ہیں۔ اور ڈاکٹری و فن قابلہ کے کورس کو بھی اپنے گھر ہی ختم کیا ہے۔ اور اس میں بھی خاصی مہارت رکھتی ہیں۔

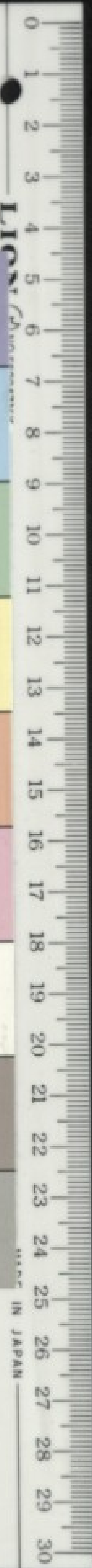
ملتان سی۔ ایم کے ڈاکٹر الیفنٹ ڈاوسن صاحب ۱۲ ستمبر کو لنڈن سے روانہ ہو گئے ہیں اور ۳ اکتوبر کو بمبئی پہنچ جائیں گے۔

ملتان کے زنانہ ہسپتال میں جو سی۔ ایم۔ ایس سے تعلق رکھتا ہے ایک اور مس صاحبہ مس ایم بی ملر اور مس جین براؤن صاحبہ مقرر ہوئی ہیں۔

امرتسر میڈیکل مشن میں ڈاکٹر اے۔ ایچ براؤن صاحب کی فوتیدگی سے جو نقصان واقعہ ہوا اس سے ہمارے ناظرین غالباً ناواقف نہ ہونگے۔ اُن کی جگہ ڈاکٹر اور مسز ٹرایوس ۳۱ اکتوبر کو مارسیلز سے ہندوستان روانہ ہونگے اور اُمید ہے کہ نومبر کے وسط کے بعد امرتسر میں وارد ہو جائینگے۔

ڈوسٹاک کالج لنڈن کے پادری ایچ۔ ایم۔ اور مسز ایڈیوز صاحب یکم ستمبر کو بمبئی سے جہاز پر روانہ ہو گئے ہیں۔

مسٹر جان ڈیر صاحب بہادر بی۔ اے۔ اور فریڈ ایس کالنس صاحب بہادر بی۔ ایس۔ سی فورمن کرسچن کالج لاہور کے سٹاف میں تین سال کے لئے مامور ہوئے ہیں۔



ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحی زندگی

مسیحی زندگی سے مسیحی کی وہ اوقات بسری مراد ہے جس سے خدا کا کلام اول خود مسیحی کے لئے تسلی اور خوشی اور ہدایات کا باعث ہوتا ہے۔ وہ خدا کے کلام کو پیار کرتا ہے اور اُسے معزز سمجھتا ہے۔ دوم خدا کا کلام دنیا کے لئے نہایت خوبصورت اور قابل امتیاز اور عزیز از جان بنتا ہے۔ مسیح کی پاکیزہ اور بے لوث زندگی مسیح کی انجیل جلیل کا قیمتی زیور اور سرتاج ہے۔ مسیحی زندگی ایک نور ہے جو دنیا کو منور اور انجیل کو دنیا پر ظاہر اور منکشف کر دیتی ہے۔ مسیح خداوند نے فرمایا ہے کہ تم دنیا کے نور ہو جو شہر پہاڑ پر بسا ہوا ہے وہ چھپ نہیں سکتا۔ اور چراغ جلا کر پیمانے کے نیچے نہیں بلکہ چراغ دان پر رکھتے ہیں تو اُس سے گھر کے سب لوگوں کو روشنی پہونچتی ہے۔ اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھکر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے بڑائی کریں۔ (متی ۵: ۱۴ سے ۱۶)

دنیا میں بہت سے غیر مسیحی ہیں جو ظاہری مسیحیت کے سبب سے جو مسیح کے بعض پیروؤں کے چال چلن سے مترشح ہوتی مسیح اور اس کی انجیل سے نفرت کرتے اور خلاف ہو نے لگ پڑتے ہیں۔ مسیحیوں کے نامناسب اور خلاف انجیل چال چلن سے وہ لوگ ٹھوکر کھا کر مسیح کے فضل سے دور رہ جاتے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے اور اُس کی تعریف ہو کہ ایسے بھی بہت سے غیر مسیحی ہیں جو مسیح کے نیچے اور جاں نثار شاگردوں کی خالص اور کامل زندگیوں کے محاسن اور اور نیک نمونوں کے ذریعہ سے بائیبل پر اور اُس نجات پر ایمان لے آتے ہیں جو مسیح نے اپنے کفارہ کے ذریعہ سے بنی نوع انسان کے لئے تیار اور مہیا کی ہے اور مسیح کو پیار اور اُس کی بے غرض پیروی کرنے لگتے ہیں۔ مسیحی خالص اور مقدس زندگی بسر کرنے سے دو فائدے ہوتے ہیں۔ اول تو مسیحی شخص خود گناہ اور اُس کی پلیدگی اور سزا سے بری ہو کر مسرت جاودانی اور روحانی کامرانی حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ ایسی زندگی بسر کرنا اس حقیقت کا بین ثبوت ہے کہ اس شخص کے اندر نجات بخش اور سچا ایمان موجود ہے۔ ایمان اصل اور تخم ہے اور پاکیزہ زندگی اُس کا ثمر ہے۔ دوم ایسا شخص اوروں کو بھی مسیح پاس لے آتا ہے۔

ہم مسیحیوں کا فرض ہے کہ ایسی ہی زندگی بسر کریں جس کا تخم اندر دل میں ہو یعنی ایمان اور اُس کا پھل باہر دنیا میں ہو یعنی راستبازی۔ اسی واسطے ہمارے ناجی نے فرمایا ہے کہ نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا۔ بلکہ وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ جو شخص مسیحی ہو کر پھر ایسی ثمر دار زندگی سے معرا ہے اُس کو مسیح سے کچھ فائدہ نہیں۔ اُس کی مایوسی ختمی ہے اُس کی نجات کا پھر کوئی اور وسیلہ نہیں رہتا۔ کیونکہ جو زمین اُس بارش کا پانی پی لیتی ہے جو اس پر بار بار ہوتی ہے اور اُن کے کار آمد سبزی پیدا کرتی ہے جن کی طرف سے اُس کی کاشت بھی ہوتی ہے۔ وہ خدا کی طرف سے برکت پاتی ہے۔ اور اگر جھاڑیاں اور اونٹ کٹارے اگاتی ہے تو نامقبول اور قریب ہے کہ لعنتی ہو اور اُس کا انجام جلایا جانا ہے۔ (عبرانی ۶: ۷، ۸) یہ مقام خاص مسیحیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور اس میں دو متفرق زندگیوں کا جو باوجود سامان مہیا ہونے کے پیدا ہوتی ہیں۔ بیان ہے۔ ایک باثمر زندگی ہے۔ دوسری بے ثمر۔ مسیحیوں ہی پر خداوند مسیح کا وہ قول صادق آتا ہے کہ تم زمین کے نمک ہو لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو وہ کس چیز سے نمکین کیا جائیگا؟ پھر وہ کسی کام کا نہیں سوا اس کے کہ باہر پھینکا جائے اور آدمیوں کے پاؤں تلے روندا جائے (متی ۵: ۱۳) جس مسیحی کی زندگی پاکیزہ اور خالص نہیں وہ لوگوں کی ٹھوکر کا باعث ہے پس ہر مسیحی کا فرض ہے کہ پاکیزہ اور خالص زندگی بسر کرکے اوروں کو بھی اپنی جانب کھینچے۔ وہ اگر زبان سے منادی نہ بھی کر سکے تو بھی اُس کی مسیحی روش اور اوقات بسری لوگوں کو مسیح کے پاس لانے کے لئے کافی اور وافی ہے۔

اس قسم کی زندگی بسر کرنے کے لئے مسیحی کو کیا کرنا چاہئے۔ واجب ہے کہ وہ خدا کو پیار کرے۔ اُس کی فرمانبرداری کرے۔ اپنے دشمنوں کو پیار کرے۔ اُن کے لئے دعا مانگے۔ حلیم اور نرم مزاج ہے۔ مہربان اور متحمل ہو جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اُس کے ساتھ کریں۔ ویسا ہی وہ اُن کے ساتھ کرے جب وہ آزمائشوں میں گرفتار ہو تو چاہئے کہ صبر سے اُن کی برداشت کرے خداوند سے دعا مانگنے میں مشغول رہے اور اُس کی طرف ٹکٹکی باندھکر تاکتا رہے۔ کیونکہ جو آزمائشیں حقیقی مسیحی پر آتی ہیں وہ اُس کی زندگی کو کامل اور خوبصورت اور دلکش بنانے میں ممد و معاون ہوتی ہیں۔ لازم ہے کہ مسیحی ہر ایک گناہ اور اُس کی صورت سے بھی گریز اور احتراز کرے۔ چاہئے کہ وہ خودی کا انکار کرے مسیح کی صلیب اُٹھائے۔ اور اُس کی پیروی کرے۔ الغرض لابدی ہے۔ اور لاریب مفید ہے۔ کہ وہ انجیل کے تمام احکام کی بلا کسی قسم کے خوف یا لالچ کے خالص محبت سے اُس کی تابعداری کرے۔ پیم ریشہ سے فتنہ کام بھگتی کرے۔

اخبار ارجن کے معمے

لاہور سے جو اخبار ارجن نکلتا ہے اُس میں بعض اوقات بہت سی مہمل باتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ ۲۰ اگست کے ارجن کے صفحہ ۹ کالم اول میں یہ لکھا گیا ہے کہ سوامی دیانند کو جو رشی اور بھگوان وغیرہ کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ "جب سے ایک خاص شخص جس کے چال چلن کی دہوم میں قادیاں کی کھل چکی ہے۔ اور وہ اسی وجہ سے لاہور میں ایکم آتا ہے۔ آریہ سماج میں دوسرے مت کو چھوڑ کر داخل ہوا ہے۔ تب سے اس نے یہاں پر رشی اور بھگوان وغیرہ کی لہر

آریہ سماج میں جاری کردی ہے۔ ہم اس شخص کا نام لینا نہیں چاہتے، سمجھدار آدمی سمجھ جاوینگے۔ اور در اصل آریہ سماج میں تاریخی کتب رامائن وغیرہ کی کتھاؤں کا سلسلہ بھی اسی شخص سے شروع ہوا ہے۔ اس سے پہلے کم تھا۔" جس شخص کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اُس کا نام نہیں لیا گیا۔ یہ معمہ حل طلب ہے۔ جب اس کے چال چلن کی لاہور میں قلعی کھل چکی ہے اور اسی وجہ سے وہ اب لاہور میں کم آتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اُس کا نام پوشیدہ کیا جا رہا ہے۔ اُس کا نام ضرور ہی ظاہر کر دینا چاہئے۔ تاکہ اور لوگ بھی اُس سے آگاہ ہو جاویں۔ جس نے پربھو اور بھگوان وغیرہ کی لہر آریہ سماج میں جاری کردی ہے۔۔۔۔۔ اور در اصل آریہ سماج میں کتب رامائن وغیرہ کی کتھاؤں کا سلسلہ بھی اسی شخص سے شروع ہوا ہے۔ ختم

گوروکل کانگڑی کا مقصد

ہم سمجھتے تھے کہ ہمارے ویدانندی بھائیوں نے جو کانگڑی میں اپنا گوروکل کھولا ہے۔ اُس کا مدعا اور غرض یہ ہے کہ اُس میں سے ایسے ایسے ویدک دھرم اور فلسفہ کے عالم متبحر اور فصیح اور مدلل لکچرار اور ویدک دھرم کے اپدیشک نکلیں جیسا کہ ہمارے ہاں ڈیوٹی کالج اور تھیولاجیکل سیمنریوں میں سے نکلتے ہیں۔ مگر ۲۰ اگست ۱۹۱۲ء کے آریہ پترکا سے ہمارا یہ خیال غلط ثابت ہوگیا۔ اور اچھا ہوا کہ ہماری اس غلط فہمی کی قرار واقعی اصلاح ہوگئی ہے۔ خلوت میں نہیں بلکہ پبلک میں بذریعہ انہیں کے اخبار کے۔ ہم اخبار مذکور کے اس امر میں مشکور ہیں۔ جن اصحاب کو ہماری طرح غلط فہمی ہو وہ بھی اپنی اصلاح کر لیں۔ کسی وقت یہ اصلاح کام آئے گی۔ اخبار مذکور "گوروکل کانگڑی کا مقصد کیا ہے؟" کے عنوان نوٹ میں یوں رقمطراز ہے۔

"اس واقعہ کے متعلق جو نہایت ضروری سوال کیا جائیگا وہ یہ ہے۔ پنڈت ہرشچندر نے گوروکل میں تعلیم پائی تھی جس کا مقصد یعنی گوروکل کا مقصد پرکاش پارٹی کے خیالات کے بموجب جس کے سرگروہ ممبران پروفیسر رامدیو اور پنڈت بشمبر ناتھ ہیں۔ یہ نہ تھا کہ اُس کے ذریعہ عام تعلیم کی اشاعت کیجائے بلکہ یہ تھا کہ مذہبی اور تھیولاجیکل تعلیم ایسے طور پر دیجائے کہ عالم فاضل اُستادان علم الٰہی یا مشنری پیدا ہوں۔ جو سوامی دیانند کی مشن کو پورا کریں۔ اور وہ مشن ویدک چرچ قائم کرنا ہے تو یہ کس طرح ہوا کہ عین وہی شخص جس نے سب سے پہلے گوروکل کا کورس مکمل کیا۔ اس ویدک چرچ کی مخالفت کرے اور عین اس مقصد کو پامال کرے جس کے لئے یہ انسٹی ٹیوشن جاری کیا گیا تھا؟" پھر آگے اور نوٹ کیا ہے۔ "تھیولاجیکل انسٹی ٹیوٹ جو ہیں اس طرح سمجھتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ رومن کیتھلکوں بلکہ پروٹسٹنٹوں کی بھی تھیولاجیکل سیمنریاں ہیں جن سے اُن کے مشنری نکلتے ہیں۔ اس مقصد سے وہ اساتذہ اور پروفیسر مقرر کرتے ہیں جو طلبا کو اپنے علم الٰہی یا تعلیمات اور کلیسیائی اصولوں کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ طلبا اُن امور کے پھیلانے والے بنجاتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ کانگڑی میں کوئی اس قسم کی تعلیم نہیں ہوتی بلکہ برعکس اس کے ہم وثوق سے کہتے ہیں کہ اس جگہ کئی ایک اُستاد ہیں جو اکثر امور میں سوامی دیانند کے خیالات کی تردید کو اپنا مرکز بنائے ہوئے ہیں جو درشنوں اور اپنشدوں کی تعلیم و تدریس کے وقت سے ہیچ ہیں۔ ایسا ایک شخص پنڈت کاشی ناتھ ہے۔ اُس پر یہ الزام نہیں لگایا جاسکتا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ پنڈت جی قائمی ہوش و حواس وہی تعلیم دیتے ہیں۔ جن کو وہ متن کی سچی اور حقیقی تفسیر سمجھتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر پرکاش پارٹی کے قول کے مطابق اس کا یہی مقصد ہے کہ طلبا کو سوامی دیانند کے وفادار اور پیرو بنائے۔ تو ایسے شخص کو وہاں کام پر کیوں مقرر کیا گیا؟"

اس بیان سے گوروکل کانگڑی کی بابت پورا پورا تصفیہ ہوگیا ہے۔ مدعا اس کا یہ نہیں ہے کہ گوروکل سے ویدک دھرم کے مشنری یا عالم فاضل الہیات داں پیدا ہوں یا سوامی دیانند کے اصولوں اور تعلیم کی پشتی کریں اور اپدیشک نکلیں جیسا کہ مسیحیوں کے مدارس علم الٰہی میں سے نکلتے ہیں۔ مگر ہندو دھرم شاستروں اور فلسفانہ کتابوں کا عمیق علم اور دیانندی اصولوں اور تعلیمات کی چھان بین کرنا اس کا اصلی مدعا ہے۔ جیسا کہ پنڈت کاشی ناتھ صاحب کے طرز تعلیم سے واضح اور پریکٹس ہے۔ اس صورت میں اگر پنڈت اندرچندر اور پروفیسر ہرشچندر صاحبان نے دیانندی تعلیمی اصولوں سے انحراف کیا۔ اور اُن کے اصولوں پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تو کونسا خلاف منشا تعلیم گوروکل کیا۔ جو کچھ اُنہوں نے وہاں پڑھا اور سیکھا اور جیسا اُن کو دیانندی تعلیم کی بابت یقین ہوا ویسا ہی اُنہوں نے ظاہر بھی کر دیا۔ یہ تو ان کی اخلاقی جرأت اور شجاعت کا اچھا نمونہ ہے۔ اُنہوں نے اس اصول پر عمل کر کے دکھا دیا کہ انسان کو سچائی کے قبول کرنے اور جھوٹ کو ترک کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔ ان کی اخلاقی دلیری کا یہ پہلا قدم ہے۔ اور خدا کرے کہ وہ اور آگے بڑھیں اور حق تک پہنچ جاویں۔

تعلیم کفارہ

مدت سے اہلحدیث میں ایک مضمون تردید کفارہ پر نکل رہا ہے جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہتا ہے۔ ہمارا منشا تھا کہ اس کا مسلسل جواب دیا جاتا رہے۔ مگر چونکہ معزز بھائی پادری غلام مسیح صاحب شرقپور سے اس مضمون کی تیاری میں مشغول ہیں اور اُنہوں وعدہ کیا تھا کہ ہر ہفتہ وہ مضمون شائع کروایا کرینگے۔ اس لئے ہم نے اس کام کو اُن پر چھوڑ دیا چنانچہ اسی وعدہ کے مطابق اس مضمون کو آج کے اخبار میں شروع کرتے ہیں۔ اس مضمون کا ایک حصہ لاہور کے ماہواری رسالہ مسیحی تجلی میں شائع ہوا ہے پہلے اُس کو درج کرتے ہیں۔ بعد میں پھر مضمون مسلسل طور پر جاری رہیگا۔

۱۹۱۲ء میں یوپی میں ۵۲۱۴ آدمی سانپوں کے ڈسنے سے فوت ہوگئے۔ اور ۱۲۰ کو جنگلی جانور کھا گئے۔ اور ۱۹۱۲ مویشی جنگلی درندوں سے پھاڑے گئے۔ سرکار نے جنگلی جانور مارنے کے لئے اس سال ۱۸۴۱۵ روپیہ انعام دئیے ۲۲۹۵۲ بندوقیں لائسنس پر دیں۔





کیا مسٹر دھرمپال آریہ سماجی ہیں

جب سے مسٹر ڈی گورنم نے ماہواری رسالہ آندھ کے اندر دیانندی اصولوں اور تعلیمات کا قلع قمع کر دیا اور دیانندی قلعہ پر گولہ باری کر کے اس کے اندر جا بجا رخنے ڈال اور شگاف کر دیئے کہ اس کی مرمت پر محال بلکہ ناممکن ہو۔ تب سے دیانندی آریوں نے مسٹر دھرمپال کو آریہ سماجی کہنا اور لکھنا بالکل ترک کر دیا۔ اور جب کسی سے سنتے ہیں کہ دھرمپال آریہ ہیں تو بڑے ناراض ہوتے ہیں۔ اس صورت میں ہم بڑے پس و پیش میں تھے کہ ہم مسٹر مذکور کو کیا کہیں۔ مسلمان وہ نہیں مسیحی مذہب میں وہ کبھی باقاعدہ شامل نہیں ہوئے سکھوں سے امرت اُنہوں نے نہیں پیا۔ وہ اپنے آپ کو آریہ سماجی کہیں۔ اور آریہ سماجیوں کو دیانندی۔ اور دیانندی اُن کو آریہ سماجی کہنے اور لکھنے اور ماننے سے انکاری ہیں۔ مگر اب معاملہ صاف اور معمہ حل ہو گیا۔ آخر مسٹر دھرمپال اپنے دعوے میں سچے نکلے دیانندیوں کو ان باتوں پر غور کرنا چاہئے۔ اور جواب دینا چاہئے کہ کیا اب بھی آپ لوگ ان کے آریہ سماجی ہونے سے انکار کر سکتے ہیں؟ اگر انکار کرینگے تو ضرور آپ لوگوں کی ہٹ دھرمی کی داد دینا ہوگی۔ اور ہم اب ان کو برملا آریہ سماجی اور سچا آریہ سماجی کہیں گے۔ اور آج سے اعلان کر دیتے ہیں کہ وہ آریہ سماجی ہیں۔ ایسا کہنے اور ماننے اور اعلان کرنے کا اختیار اور سند ہم کو۔ ۳ اگست ۱۹۱۳ء کے انگریزی اخبار آریہ پتر کا لاہور سے حاصل ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آرگن ہے۔ گوروکل کانگڑی کی بابت یہ سوال کرتے ہوئے کہ کیا یہ تھیولاجیکل انسٹی ٹیوٹ ہے؟ اور اس کا جواب دیتے ہوئے یوں قلم ریز ہیں۔

”جہاں تک آریہ سماج کو اس سے واسطہ ہے۔ اور جہاں تک ہم خیال کر سکتے ہیں۔ یہ سوال بالکل صاف ہے۔ آریہ سماجی ہونے کے لئے اصولوں کا اقرار یا اس پر دستخط کرنا کوئی لازمی امر نہیں ہے۔ جو شخص آریہ سماج کے دس اصولوں پر صاد کرتا ہے وہ آریہ سماجی ہے۔ خواہ وہ سوامی دیانند کے عقائد میں سے ایک پر بھی صاد کرے یا نہ کرے۔ جو شخص سوامی دیانند کے خیالات و تعلیمات کی تردید کرتا ہے وہ ویسا ہی نیک آریہ سماجی ہے جیسے کہ وہ شخص جو ان کی تائید کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ ان دس اصولوں پر صاد کرتا ہو۔ برعکس اس کے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سوامی دیانند کے خیالات کی پوری پوری تصدیق کرے اور پھر بھی وہ آریہ سماجی نہ ہو۔ اگر وہ آریہ سماج کے دس اصولوں کو نہیں مانتا۔ ہم ایسے آدمی سے واقف ہیں۔ وہ اصولوں پر تو نکتہ چینی کرتا ہے۔ مگر سوامی دیانند کے خیالات کو پورا پورا مانتا ہے۔ وہ شخص خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو وہ نہ تو آریہ سماجی تھا اور نہ ہو سکتا ہے۔“

یہاں یہ قول فیصل ہے کہ خواہ کوئی دیانند کے اصولوں کو مانے یا نہ مانے اگر وہ آریہ سماج کے دس اصولوں کو مانتا ہے۔ تو وہ آریہ سماجی ہے۔ اگر نہ مانے تو نہیں ہم نے مسٹر دھرمپال سے دریافت کیا۔ وہ صاف کہتے ہیں کہ میں تو آریہ سماج کے دس اصولوں کو مانتا ہوں۔ مگر دیانند کے اصولوں اور تعلیمات سے مجھے کلیتہً اتفاق نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں آریہ سماجی تو ہوں مگر دیانند سماجی نہیں ہوں۔ مذکورہ بالا اصول سے ہی ہم مروجہ آریہ سماجیوں کو دیانندی کہا کرتے اور لکھتے بھی ہیں کیونکہ وہ اکثر دیانند جی کی تعلیمات ہی کی تلقین اور پرچار کیا کرتے اور اسی کو سراہتے رہتے ہیں نام وید اُن کی زبان پر محض دکھاوے کا ہے۔

گوروکل کانگڑی کے گوتم اور کناد مہرشی

اس عنوان سے ہمارے ہمعصر ”شانتی“ راولپنڈی نے ایک نوٹ درج کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ گوروکل کانگڑی کے پہلے پھل جو بھارت کی سیوا کے لئے اور دیانندی دھرم کی پشتی اور پرچار کے لئے وہاں پرورش اور تعلیم پا رہے تھے اب دیانندی ۱۰ اصولوں سے بیزار ہیں۔ انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس قانون سے کہ گوروکل کے پروفیسر اُن پر دستخط کریں۔ انحراف کر کے اس پر دستخط کرنے سے انکار کیا ہے۔ اُن کا تفصیلاً حال ناظرین کی واقفیت کے لئے لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ۵ ۵

اصل اخبار کی عبارت اس طرح پر ہے کہ۔

”آریہ سماجیوں کا روپیہ جو انہوں نے اپنے پسینہ اور خون ایک کر کے کمایا اور گوروکل کانگڑی کی نذر کیا۔ ان کو یہ سبز باغ دکھائے گئے تھے کہ اس گوروکل سے رشی اور مہارشی بھارت کا اُدھار کرنے کے واسطے نکلینگے۔ اور وہ پھر ست یُگ لا دینگے۔ آریہ پُرشوں نے اس دن کے انتظار کے واسطے ہزارہا روپیہ گوروکل کے گوتم اور کناد کے درشن کے واسطے قربان کر دیا۔ خوشی ہوئی جبکہ وہ رشی گوروکل سے باہر آئے۔ یہ اُن مہاتما منشی رام کے پتر ہیں جنہوں نے کہا جاتا ہے کہ سرنس اس گوروکل کی قائمی کی خاطر سواہا کر دیا۔ یہ دو رشی مہاشہ اندر اور ہریش چندر گوروکل کانگڑی نے بھارت کے اودھار کے واسطے پیدا کئے۔ اندر نے تو اخبار نویسی کا کام سنبھالا اور ہریش چندر جی گوروکل کے پروفیسر لگے بطور مقرر ہوئے“۔ وغیرہ

یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ ان مہاودیالیوں کو خوب انہوں نے سنسکرت علم ادب اور فلسفہ اور تاریخ وغیرہ میں اعلیٰ ترین تعلیم حاصل کر لی ہے۔ اور ویدوں اور شاستروں کی حقیقت سے واقف ہو گئے ہیں۔ اور جنہوں نے دیانند کے سدھانتوں کو اپنی عقل و لیاقت میں رکھ کر بخوبی پرکھ لیا ہے۔ واقعی وہ گوروکل سے بیزار اور دیانندی سدھانتوں سے متنفر معلوم ہوتے ہیں آریہ پرتی ندھی سبھا کے اصولوں کے خلاف نظر آتے ہیں ان کو ان اصولوں سے کچھ بھی شانتی اور پرم پرشارتھ ملتا معلوم نہیں ہوتا۔ اسی واسطے تو ایک نے اپنا اخبار نکال لیا اور دوسرا تنخواہ کے لئے گوروکل میں پروفیسر مقرر ہو گیا ہے۔ جو کچھ انہوں نے کیا اچھا کیا کیونکہ جب کسی کو کسی امر سے خوشی اور تسلی خواہ وہ روحانی ہو خواہ جسمانی نہیں ملتی تو کیا ہے کہ اُس کی پیروی کرے اور اُس کے لئے جان نثار ہو جائے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ اصل اور راہ حق کی طرف جلد رجوع کریں اور اپنی پرلوک کی شانتی اور خوشی اور موکش کے لئے سچے مکتی داتا یسوع کرشٹ کی طرف متوجہ ہو جاویں۔

مسیحیت کا اعلیٰ تصوّر

مسیحیت کی دینی اور دنیوی کامیابی

ہمارا ان کے عاملوں اور کارکنوں کا استقلال ہے جس صبر اور برداشت کی مسیحی مذہب کی ہدایت کیجاتی ہے۔ اور جس صبر اور مستقل مزاجی سے مسیحی لوگ مسیح کے نام کی خاطر ہر قسم کے نقصان اور تکالیف اور طعن و تشنیع کی برداشت کرتے ہیں۔ وہ کسی صاحب چشم بصیرت بلکہ مشاہدہ عامہ حضرت انسان کی آنکھوں سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ یہی وہ صفت ہے جس کے سبب سے یورپ آج دینی اور دنیاوی باتوں میں کامیاب نظر آتا ہے۔ جیسا کہ یورپ کی تاریخ سے واضح ہے چینی لوگ بھی جب استقلال کی مثال پیش کرتے ہیں تو اپنے ایک ہموطن طالب علم کی بابت کہا کرتے ہیں کہ جب اُس نے اپنے مدعا میں تیقسم کی اور بہت سی مشکلات اور صعوبتیں دیکھیں تو ناامید ہوکر اپنا کام چھوڑ بیٹھا۔ اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت ایک کدال کو پتھر پر گھسا رہی ہے۔ لڑکے نے جب اُس کا سبب دریافت کیا تو اُس نے جواب دیا کہ مجھے سوئی کی ضرورت ہے اور چاہتی ہوں کہ اس کدال کو گھسا گھسا کر ایسا باریک کردوں کہ سوئی بنجاوے اُس کا یہ جواب سنکر لڑکا حیران و ششدر رہگیا۔ اُسی وقت سے اُس نے اپنا مطالعہ از سر نو شروع کر دیا۔ اور بڑے استقلال سے مطالعہ جاری رکھا اور کامیاب ہوا بلکہ چین کے چوٹی کے عالموں میں سے ایک بن گیا۔

موجد لوگ اس قائم اور مستقل مزاجی کی قدر سے بخوبی واقف ہیں۔ وہی اُس کی قیمت ڈال سکتے ہیں۔ وہ لوگ ہزاروں تجربات کرتے اور بہتیرا کامیاب ہوتے رہتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ اُس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ خواہ کتنا ہی نقصان جان و مال کا ہو وہ برابر کام کئے چلے جاتے ہیں۔ منجملہ بہت سے مستقل مزاج اور کامیاب موجدوں میں سے ہوائی جہاز کا موجد کاونٹ زپلین ہے جس نے اس اہم اور خطرناک معاملہ میں اپنے آپ کو ڈالکر بڑے استقلال سے گذری کی پچاس سال تک وہ اس مسئلہ پر سوچ بچار اور اُس میں محنت اور صرف کرتا رہا۔ اُس کو اپنی اس مستقل مزاجی پر پورا بھروسہ تھا وہ بخوبی جانتا اور مطمئن تھا کہ ہوائی جہاز بالضرور بن جائیگا۔ اب ایمان اور یقین پر اس نے اپنی جائیداد اپنی دولت۔ اپنی شہرت اور اپنی خاندانی زندگی قربان اور ضائع کردی۔ یہاں تک کہ ۱۹۰۵ء میں ایک شخص نے اُس کی بابت یہ فتوے دیدیا کہ عملی طور پر یہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ پچاس برس کی بے مثل مستقل مزاجی اور صبر کے بعد کاونٹ زپلین پر یہ فتوے لگایا جائے کہ وہ ناکامیاب نکلا۔ مگر برعکس اس فتوے کے وہ آخر کار کامیاب ہوگیا۔ اور اب اُس کا نام سب سے بڑے موجودہ موجدوں میں سے ایک ہے۔ اور زمانہ ابد تک اس کی اس مفید اور عظیم الشان مستقل مزاجی اور کامیابی کا ڈنکا بجتا رہیگا۔

اسی طرح ہم مسیحی مذہب کے اُن شہیدوں کی طرف دیکھیں جنہوں نے بڑے استقلال سے اپنے ایمان پر قائم رہکر اپنی جان تک دیدی۔ یہی مسیحی کی دینی اور دنیاوی کامیابی کا بھید ہے جو ہمارا ادّعا ہے۔ اگر ہم سمندر کی لہروں کی طرح ڈانواں ڈول ہے۔ تو یہ خواہ کیسی عمیق اور تہ دل سے ہو۔ ایمان خواہ کیسا ہی پختہ اور حقیقی ہو محبت خواہ کیسی ہی بےنفس اور خالص ہو۔ مگر صبر اور مستقل مزاجی کے بغیر وہ سب بیکار ہیں۔ استقلال ایسی چیز ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے اندر اس دھاگے کی مانند ہے جو مالا کے ہر ایک دانوں کے اندر سے گذرتا اور اُن کو باترتیب رکھتا ہے۔ جس سے ایک خوبصورت اور مفید مالا بنجاتی ہے۔ استقلال میں کفایت اور زور اور خوبصورتی ہے۔ لازم ہے کہ مسیحی ان تمام امور میں استقلال رکھے اور اُس سے کام لے ضرور ہے کہ استقلال سے مسیح کو پکڑے رہے تاوقتیکہ فتح حاصل ہو اور جنگ کا خاتمہ ہو جائے۔ ضرور ہے کہ ہماری آنکھیں آسمانی ملک کی طرف بڑی قائم مزاجی سے ٹکٹکی باندھ کر لگی رہیں تاوقتیکہ وہ اس پر قبضہ کریں۔

ایک دھوکے باز حکیم

آجکل ایک حکیم فتح گڑھ یوپی کا باشندہ مسیحی مذہب سے مرتد ہوگیا ہے۔ نام تو ظاہر نہیں کیا گیا۔ مگر ہمیں خاص اور معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ وہ ہندوستان کے اکثر مقامات میں وقتاً فوقتاً پھرتا رہتا ہے۔ اور متلاشی بنکر مشنریوں کے پاس جاکر بائبل کی تعلیم حاصل کرتا اور بپتسمہ چاہتا ہے۔ مسیح کا بڑا بھاری جان نثار اور پیارا شاگرد بنکر دکھاتا پھرتا ہے۔ بائبل کی بڑی تعظیم و تکریم کرتا ہے۔ اس طرح مشنریوں کو ہاتھ پر چڑھاکر خوب لوٹتا ہے۔ اُس کا حلیہ یہ ہے۔ میانہ قد۔ وضعدار سیاہ چھوٹی چھوٹی داڑھی اور ظاہر میں بڑا سنجیدہ اور حلیم الطبع نظر آتا ہے کچھ عرصہ ہوا کہ وہ بمبئی میں تھا۔ مگر اب فرخ آباد چھاونی کو واپس چلا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اسی مقصد سے اور جگہوں میں بھی جاکے اور مشنریوں اور پادری صاحبان کو دھوکا دے۔ پس ناظرین نورافشاں کو اطلاع پہنچاتے ہیں کہ ایسے فریبی اور دھوکا باز آدمی سے بچتے رہنا اگر کوئی آپ لوگوں میں سے کسی پاس اس قسم کا شخص آئے تو پادری ایس ایم۔ گلم صاحب اے پی مشن فتحگڈھ یو۔پی سے لکھکر دریافت کریں۔ جو آپ کو اس کا پورا پورا بیان لکھدینگے۔

سگرٹ نوشوں کے لئے ڈاڑھی ایک خطرناک چیز ہے

۱۵ اگست کا مخزن مسیحی ایک شخص کی بابت جس کی سگرٹ پیتے پیتے ڈاڑھی جلگئی اور اس نے اسی وقت سے سگرٹ نوشی چھوڑدی یوں تحریر کرتا ہے کہ ای آئی ریلوے کا میور کی طرف ایک مسلمان اثناء سفر میں سگرٹ پیتا جاتا تھا گاڑی کسی سٹیشن پر ٹھہری مسلمان صاحب گاڑی میں سے نکل کے پلیٹ فارم پر گھومنے اور دیا سلائی جلاکے سگرٹ سلگانے لگے اتنے میں انجن نے سیٹی دی اور وہ مسلمان ادھر دیکھنے لگا۔ انجن کی طرف دیکھنا اور سگرٹ جلانا ایک ساتھ نہ ہوسکتا تھا۔ اسلئے مسلمان نے بجائے سگرٹ کے دیاسلائی اپنی ڈاڑھی میں لگالی۔ ایک لمحہ کے اندر تمام مونچھیں اور ڈاڑھی جلگئی۔ تمام منہ کو پیٹ ڈالا گویا کہ بتیاں چھٹ گئی ہیں۔ اس بھاری نقصان کو محسوس کرکے اس نے جیب میں سے باقی سگرٹ اور دیاسلائی نکال کے پھینکدی اور قسم کھائی کہ پھر اسے نہ چھوونگا۔ سگرٹ پینے والوں کو اس سے نصیحت یا عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اور حفظ ماتقدم کے لحاظ سے ڈاڑھی والوں کو مناسب ہے کہ یا تو سگرٹ چھوڑدیں یا اپنی ڈاڑھی مونچھ منڈوا دیں تاکہ انکو بھی کہیں ایسی زحمت نہ اُٹھانی پڑے۔



مراسلات

ویدا اور بائیبل بیسویں صدی میں

از قلم

(مسٹر جے۔ آر۔ رائے جرنلسٹ۔ لاہور)

گذشتہ سے پیوستہ۔

(۲) ہرنیہ گربھ آفرینش عالم کا دوسرا بیان لو۔ ابتدا ایک ہرنیہ گربھ (روح عالم) پیدا ہوا۔ وہ اشیائے موجودہ کا پیدائشی واحد مالک تھا۔ اس نے اس پرتھوی اور اکاش کو قائم کیا۔ ہم کس دیوتا کے سامنے بھینٹ چڑھائیں؟ وہ جو سانس بخشتا اور طاقت دیتا ہے۔ جس کے حکم کی دیوتا تعظیم و تعمیل کرتے ہیں۔ جس کا سایہ بقا اور موت ہے۔ ہم کس دیوتا کی پوجا کریں۔ وہ جو اپنی شکتی سے سانس لینے اور آنکھ جھپکنے والی دنیا کا بادشاہ بن گیا۔ اور جو دوپایوں اور چوپایوں کا مالک ہے۔ جس کی عظمت اور جلال برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑ اور سمندر اور دریا بیان کرتے ہیں۔ اس کی بدولت آسمان آتشین۔ اور پرتھوی استوار جس کی شکتی سے اکاش فلک قائم ہوئے ہیں۔ جب عالم بڑے بڑے سمندروں سے مملو تھا ان میں مضغہ تھا۔ اور ان سے آگ پیدا ہوتی تھی۔ اس سے دیوتاؤں کی روح (اکاش) پیدا ہوئی۔۔۔۔۔۔۔الخ۔

(رگوید منڈل ۱۰؍۱۲۱ شلوک)

(۳) پرش سوکت رگوید میں اور جگہ پرش کا ذکر آتا ہے۔ پرش (وجود مطلق) کے ایک ہزار سر اور ایک ہزار آنکھیں اور ایک ہزار پاؤں ہیں۔[1] وہ دس انگلیوں کے فاصلے ماورائے العالم ہے۔ وہ اس کے ہر طرف محیط ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے۔ اور جو کچھ ہوگا۔ وہ پرش ہوگا تمام برہمانڈ رہی وہ ہے وہ بقا کا خداوند اور جو غذا کھا کر نشو و نما حاصل کرتے ہیں ان کا بھی مالک ہے اس کی ایسی مہما ہے۔ مگر وہ اس سے بھی بزرگ ہے۔ اشیائے موجودہ اس کا چوتھائی حصہ ہیں اور کبھی آسمان میں تھا ہے وہ اس کا باقی تین چوتھائی حصہ ہے پرش اشیائے ذی روح و غیر ذی روح کے درمیان منتشر و محیط ہو جاتا ہے۔ اس سے وراج پیدا ہوا اور وراج سے پرش۔ دیوتاؤں نے ملکر پرش کی قربانی کی۔ اس عالمگیر قربانی (سرومیدھ) سے تمام ہوائی جانور اور حیوانات پیدا ہوئے۔ جن میں پالتو اور جنگلی دونوں قسم کے تھے اور اس سرومیدھ سے رچ سامن یجس پیدا ہوئے۔ جب انہوں نے قربانی کے لئے پرش کو کاٹا تو اس کے انہوں نے کتنی حصے کئے۔ اس کے منہ سے برہمن۔ بازو سے راجنیہ۔ رانوں سے ویش۔ پاؤں سے شودر پیدا ہوئے۔ اس کی روح سے چاند اس کی آنکھوں سے سورج اندر اور اگنی اس کے منہ سے اور وایو اس کے سانس سے نکلی اس کی ناف سے کرۂ ہوا۔ اس کے سر سے اکاش (آسمان) اس کے پاؤں سے پرتھوی (کرۂ ارض) اس کے کانوں سے چاروں کونے (دشا) اور اس طرح دنیا میں بنائی گئیں۔[2]

بقیہ حاشیہ۔ (۱) اے مہاشے اس "پرش سوکت" پر ذرا غور فرمائیں یہ کیسا پرش ہے۔ جس کے ایک ہزار سر۔ ایک ہزار آنکھیں اور ایک ہزار پاؤں ہیں۔ وہ زمین پر کیسے چلتا ہوگا؟ آجکل کی نیچرل ہسٹری (علم حیوانات) کے موجود اور معدوم جانوروں اور سفر تیوں میں بھی ایسا کوئی جانور نظر نہیں آتا۔ قدیم زمانہ کی توتوں اور وحشیوں کی متھالوجی میں بھی ایسا کوئی دیوتا نظر نہیں آتا۔ حالانکہ ان کے ہاں عجیب و غریب دیوتے اور دیویاں مانی جاتی ہیں۔

جے۔ آر۔ رائے۔

(رگوید دس منڈل ۹۰ شلوک)

(اتھروید ۱۰ منڈل ۷ شلوک میں پرجاپتی کا ذکر آتا ہے۔ جس نے سکمبھ (قائم رکھنے والا) کے وسیلے سے دنیاؤں کو قائم کر رکھا ہے۔

براہمنوں کا بیان رگوید کے بعد دو مشہور براہمنوں سے آفرینش عالم کا ذکر دیا جاتا ہے۔ ذیل کا بیان رگوید کے اول اقتباس کی تشریح میں ہے۔ (۱) ابتدا میں یہ (عالم) نہ تو عدم محض اور نہ وجود محض تھا گویا شروع میں یہ برہمانڈ تھا بھی اور نہیں بھی تھا۔ اس وقت صرف عقل (چیت) ایسی عقل تھی۔ اسی وجہ سے رشیوں نے بیان کیا ہے کہ اس وقت نہ تو عدم محض تھا۔ اور نہ وجود محض کیونکہ چیت نہ تو ہست تھا اور نہ نیست۔

چیت اپنے آپ سے بنا تو اس کے اندر اپنے اظہار کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور اس نے زیادہ مجسم ہونا چاہا۔ اسے اپنی طلب ہوئی۔ اس نے تپ کرنا شروع کیا۔ اس نے سمادھی لگائی اور اس نے اپنی اگنیوں (سورج) میں سے چھتیس ہزار دیکھیں جو چیت سے بنیں اور قائم ہوئیں۔ پھر چیت آواز پیدا کرتا ہے۔ آواز سے سانس۔ سانس سے آنکھیں۔ آنکھوں سے کان۔ کانوں سے کرم اور کرم سے آگ پیدا ہوئی۔[3]

(دیکھو شت پتھ براہمن دس منڈل پانچواں ادھیائے ۳ سوتر)

(۲) یہ عالم پہلے پرجاپتی (خداوند عالم) تھا۔ وہ صرف ایک تھا۔ اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی "کاش میں خود اگ پیدا کروں"۔ اور اس نے اسے پیدا کر دیا اپنے سانسوں سے جانور اپنی روح سے انسان۔ اپنی آنکھ سے گھوڑا۔ دم سے بیل کان سے بھیڑ۔ آواز سے بکری پیدا کی چونکہ انسان کو اس نے اپنی روح سے بنایا۔ اس وجہ سے وہ کہتے ہیں۔ انسان سب جانوروں میں پہلا اور سب سے بلوان ہے۔ روح سانس ہے کیونکہ وہ سانس روح پر منحصر ہے۔ (شت پتھ براہمن وال

---

[1] مسٹر مہاشہ اندر سوروپ جی۔ "بقیہ حاشیہ اگلے کالم میں ملاحظہ فرماویں"

[2] "ہندو فلاسفی" صفحہ ۱۲-۱۳-۱۴

[3] "ہندو فلاسفی" صفحہ ۷۵-

ادھیائے ۵۵،۶)

(۳) پرجاپتی نے زندہ جانور پیدا کئے۔ اُس نے بالائی ہوائی اعضا رئیسہ سے دیوتا پیدا کئے اور نچلے اعضائے فانی ہستیاں۔ بعد ازاں اُس نے اُجل کو پیدا کیا۔ جو سب جانداروں کو ہڑپ کر جاتی ہے۔ (شتپت برہمن ۱۰ ادھیائے ۱:۴)

(۴) ابتدا میں یہ عالم پانی ہی پانی تھا۔ (یعنی سمندر کے سوا اور کچھ نہ تھا) اس نے چاہا "ہم کس طرح پیدا ہو سکتے ہیں؟" اس نے تپ کیا۔ تپ کے دوران میں ایک طلائی انڈا وجود میں آیا۔ پیدا ہونے کی وجہ سے سال بن گیا۔ یہ انڈا ایک سال تک ادھر ادھر پھرتا رہا۔ اس سے ایک سال میں پرش پیدا ہوا جو پرجاپتی تھا یہی وجہ ہے کہ عورت گائے گھوڑی سے ایک سال میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس نے اس انڈے کے دو حصے کئے۔ پرجاپتی کے آرام کرنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اس لئے وہ اس انڈے کے اندر ایک سال تک پھرتا رہا۔ ایک سال کے بعد اُس نے بولنا چاہا۔ اُس نے شبد بھور بولا جس سے یہ کرۂ ارض بنی بھواہ سے آسمان اور سوہ سے فلک۔ اسی وجہ سے بچہ ایک سال میں بولنے لگتا ہے۔۔۔۔۔۔ الخ۔ (شتپت برہمن ۱۱ ادھیا ۱:۶)

(۵) ابتدا میں عالم کچھ نہ تھا۔ نہ آسمان نہ زمین اور نہ ہوا تھی وجود عدم محض تھا۔ اُس نے ارادہ کیا "میں ہو جاؤں"۔ اس نے تپ کیا اور اس سے دھواں پیدا ہوا۔ اُس نے پھر تپ کیا۔ اس سے آگ نکلی۔ اُس نے پھر تپ کیا اُس سے روشنی پیدا ہوئی۔ اُس نے اور تپ کیا تو اُس سے شعاعیں نکلیں اور زیادہ تپ کرنے سے شعلے پیدا ہوئے جو اُس کے تپ سے بادلوں کی طرح منجمد ہو گئے۔ اُس نے اُس کے مثانہ کو چیرا تو سمندر بن گیا۔۔۔۔۔۔ اسی طرح زمین ہوا۔ اور آکاش بنا۔ (تیتریہ برہمن ۲ ادھیائے ۲:۹)

(۶) ابتدا میں یہ عالم پانی تھا۔ پانی سے پرجاپتی نے تپ کیا۔ کہنے لگا اُس سے عالم کس طرح پیدا ہوگا؟ یہ اُس نے ایک کنول پھول سے پوچھا۔ اور خیال کیا کہ کنول پھول کسی چیز پر قایم ہے۔ چنانچہ اس نے سور کی شکل اختیار کر کے پانی کے اندر غوطہ مارا۔ پانی کے نیچے اُسے زمین ملی۔ اس کا ایک حصہ اوپر لایا۔ اور کنول پھیلا دیا اور اُس سے زمین پیدا ہو گئی۔۔۔۔۔۔ (تیتریہ براہمن اوّل ادھیائے ۱:۳)

اپنشدوں کے بیان

(۱) شروع میں وجود تھا۔ اس کے سوا دوسرا نہ تھا۔ اُس نے خیال کیا میں بڑھوں اور بہت پھیلجاؤں گا۔ اس سے آگ نکلی۔ اُس نے خیال کیا کہ میں بڑھوں اور پھیلجاؤں۔ اس سے پانی پیدا ہوا۔ اسی وجہ سے جب انسان کو گرمی لگتی ہے اور پسینہ نکلتا ہے۔ تو اس سے پانی نکلتا ہے۔ پانی نے خیال کیا میں بڑھوں اور پھیل جاؤں۔ اس سے پانی زمین (خوراک) پیدا ہوئی۔ اسی لئے جب کہیں پانی پڑتا ہے تو روئیدگی اور اناج ہوتا ہے۔ جہاں پانی پڑتا ہے وہاں اناج بہت ہوتا ہے۔ تمام جاندار چیزوں کی ابتدا تین طرح سے ہوتی ہے۔ اوّل انڈے سے۔ دوم جاندار سے۔ سوم جرم سے۔۔۔۔۔ (چھاندوگیا اپنشد چھٹا پرپاٹھک ۲ کھانڈ ۲-۴ تیسرا کھانڈ ۱-۳)

(۲) شروع میں صرف آتما (سیلف) پرش (شخص) کی صورت میں تھا۔ اُس نے اپنے ارد گرد اپنے سوا کسی اور وجود کو نہ دیکھا۔ پہلے اس نے کہا "میں ہوں"۔ اس واسطے اُس کا نام میں ہو گیا۔ اسی واسطے اب تک "میں ہوں" کہکر بولتے ہیں چونکہ ان چیزوں سے پہلے اُس نے سب آفتوں اور دکھوں کو جلا دیا تھا۔ اس لئے وہ شخص یا پرش تھا (وہ اکیلا تھا) اسے راحت معلوم نہ ہوئی۔ اس لئے اسے دوسرے کی خواہش ہوئی۔ اس لئے اُس نے اپنی ذات کے دو حصے کئے۔ اس سے میاں اور بیوی بن گئے۔ (۱-۳ شلوک)

سچ مچ پہلے پہل صرف براہمن تھا۔۔۔۔۔۔ الخ

برہدارنیکیہ اول ادھیا چوتھا براہمن ۱-۳-۱۱)

(۳) جیسے مکڑی اپنے بدن سے جالا نکالتی یا اُسے اندر کھینچ لیتی ہے۔ جیسے پودے زمین سے اُگتے ہیں۔ جیسے سر اور بدن پر بال نکلتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک شے ابناشی (نا قابل فنا) سے نکلتی ہے۔

(منڈک اپنشد اول منڈک اوّل کھانڈ ۷ شلوک)

(۴) یہ سچ ہے۔ جیسے دہکتی آگ سے ہزاروں چنگاریاں نکلتی ہیں۔ اسی طرح ابناشی سے مختلف ہستیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر اسی میں جا ملتی ہیں وہ آکاشی پرش نراکار ہے۔ وہ اندر اور باہر ہے۔ اور وہ غیر مخلوق اور مطلق ہستی ہے اس کا سانس نہیں اس کا چت نہیں وہ شدھ ہے اور اعلےٰ سے اعلےٰ تر اور ابناشی ہے۔ اس سے جب وہ موجودات قدرت کے اندر آتا ہے تو سانس چت اعضائے حس آکاش ہوا۔ روشنی پانی اور زمین پیدا ہوتی ہے۔ جس سے سب قائم رہتے ہیں۔ اگنی (آسمان) اس کا سر سورج اور چاند اُس کی آنکھیں اطراف اس کے کان وید جب پرگٹ ہوتے ہیں تو اس کی زبان کا کام دیتے ہیں ہوا۔ اس کا سانس عالم اس کا دل ہے۔ اُس کے پاؤں سے زمین نکلی وہ سب چیزوں کی روح ہے۔ یہ ابتدائی روح عالم قربانی۔ ریاضت براہمن اور رب سے اعلےٰ بقا ہے۔۔۔۔۔۔

(منڈک اپنشد منڈک دوم اول کھانڈ ۱-۴)

(۵) ابتدا میں صرف روح تھی۔ اُس نے خیال کیا میں پیدا کرونگی۔ اس نے خلا پیدا کیا اور پانی۔ روشنی اور فانی ہستیاں پیدا کیں۔ خلا وہ حصہ آکاش پرے ہے۔ جس میں آسمان قائم ہے۔ کرۂ ہوا میں روشنی اور ارضی فانی ہستیاں ہیں۔ اُس نے خیال کیا یہ عالم ہے۔ اب میں ان دنیاؤں کا محافظ پیدا کرونگا۔ پس اُس نے پانیوں سے نکالا۔ اور ایک پرش (اپنے میں) بنایا۔ اُس نے اسے دیکھا تو اُس کا منہ کھلا۔ اس سے شبد نکلا اور شبد سے اگنی نکلی۔ اُس کے نتھنے پھیلے اور اُن سے سانس نکلا۔ اور سانس سے ہوا پیدا ہوئی۔ اُس کی آنکھیں کھلیں اور اُن سے روشنی پیدا ہوئی۔ کانوں کے پھیلاؤ سے قوت اُس میں اور اس سے آواز پیدا ہوئی۔ اس کی جلد کے پھیلاؤ سے بال اور بالوں سے جڑی بوٹیاں اور درخت پیدا ہوئے۔ سینہ کھلنے سے چت اور

چت سے ذہن پیدا ہوا[5]۔۔۔۔۔۔۔ الخ

منوسمرتی } منو مہاراج کی بات سند سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے اُن کا قول درج کرنا بھی ضروری ہے

پہلے یہ کل تاریکی ہی تاریکی تھی۔ عالم غیر محسوس ناقابل امتیاز نامعلوم اور بعید از فہم حالت میں تھا۔ گویا گہری نیند میں ہے۔ پھر سوئمبھو پرماتما نے پانچ بھوتوں اور دوسری چیزوں سے اس عالم کو پیدا کیا۔ ناقابل دید کو دیدنی اور محسوس بنایا اور ظلمت کو دور کیا۔ وہ جو علم سے باہر۔ سوکشم۔ غیر مرئی لازوال اور ازلی اور سب ہستیوں کا جوہر ہے اور مافوق الفہم ہے۔ وہ خود بخود چمکا۔ اپنے شریر سے مختلف جانوروں کو پیدا کرنے کی خواہش سے اس نے پہلے پانیوں کو پیدا کیا اور ان کے اندر ایک تخم رکھ دیا۔ وہ سنہری انڈا بن گیا۔ اور سونے کی طرح دمکنے لگا جس سے وہ برہما کی صورت میں خود پیدا ہوا تھا جو دنیاؤں کو بنانے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک سال تک انڈے میں رہنے کے بعد اس نے اپنے خیال سے اس کے دو حصے کئے۔ اور اس سے آسمان اور زمین بنائی۔ درمیان میں کرہ ہوا رکھا اور آٹھ خطے اور پانیوں کا دائمی ظرف بنایا

(منوسمرتی اوّل ادھیائے کے شروع کے چند اشلوک)

بحث پر بحث } جو اقتباسات پیچھے دیئے گئے ہیں وہ رگوید دو براہمنوں اور تین چار اپنشدوں میں سے ہیں۔ اور اخیر میں منو مہاراج کو نقل کیا گیا ہے۔ رگوید کے تین مختلف مقامات سے تین اقتباس ہیں اور تینوں ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ابتدا میں کیا تھا۔ اور کس نے عالم کو بنایا۔ کہیں پرجاپتی کہیں ہرنیہ گربھ اور کہیں پرش وراج اس کا خالق ثابت ہوتا ہے۔ پھر موجودات عالم کی آفرینش بھی کیسی انوکھی گذرت معلوم ہوتی ہے جس میں سائنس کا شوشہ بھی نہیں نظر آتا۔ جو مہاشے ویدوں کے سائنس کے موافق ہونے کی لن ترانیاں ہانکتے ہیں۔ وہ ذرا توجہ سے کام لیں۔ اور ان بیانوں کی تطبیق سائنس و فلسفہ کے ماہروں کو جانے دو۔ آجکل کے معمولی پڑھے لکھے آدمیوں سے ان کی نسبت رحیم و منصف پسند اور راستشعار بلا رورعایت یہ رائے ظاہر کرینگے کہ رگوید کے تینوں اقتباس متضاد متخالف اور محال ہیں

اس کے برخلاف بائبل کے ابتدائی بیان کو۔ صاف سیدھے لفظوں میں یہ لکھا ہے۔

"ابتدا میں خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا۔ اور زمین ویران اور سنسان تھی۔ اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا۔ اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔۔۔۔ الخ"

عالم اور موجودات عالم کی پیدائش کا پورا ذکر بائبل کے شروع میں موجود ہے۔ جو اوّل آیت سے لیکر ۳۱ آیت تک پایا جاتا ہے۔ ہم نے ۲۲ اگست کے "نور افشاں" میں "سائنس اور بائبل" پر بحث کرتے ہوئے بائبل کی پہلی فصل کے بیان آفرینش کو سائنس کی تعلیمات اور انکشافات سے منطبق کر دیا تھا۔ لیسے اخباری مضمون میں اس سے زیادہ لمبی بحث نہیں ہو سکتی۔ تفصیل مذکرۃ الکتاب کے لئے اٹھا رکھا گیا ہے۔ جو کچھ عرصہ تک اگر خدا چاہے شائع ہوگی۔ اس میں ہم اس مسئلہ کا قطعی فیصلہ کر دینگے۔ کہ علوم جدیدہ کی روشنی میں کونسا مذہب عالمگیر معقول اور بنی آدم کی ہدایت و رہنمائی کا کام دے سکتا ہے۔

لیکن آریہ مہاشوں کے غور و فکر کے لئے مسئلہ سماجیہ پیش کیا جاتا ہے کہ وہ اس کے رو سے ویدوں کی تخلیق عالم معقول ثابت کریں۔ پھر جیالوجی (ارضیات) کے انکشافات میں موجودات قدرت کے وجود پذیر ہونے کو ثابت کریں۔ ویدوں کے بعد دو مشہور براہمنوں سے چند اقتباس دیئے گئے ہیں۔ یہ آپس میں اہم امور میں ایک دوسرے سے متخالف ہیں۔ مگر ویدوں سے کچھ مشابہت رکھتے ہیں۔ مثلاً رگوید کے ایک بیان میں پرجاپتی کو خالق عالم مانا گیا ہے۔ رگوید کے اوّل اقتباس کی تقلید میں ست اور است سے اتفاق کیا ہے۔ مگر یہ اس کی تشریح سمجھی جاتی ہے۔ شت پتھ براہمن (۱۱ ادھیائے ۱:۶) میں شروع میں "عالم پانی" مانا گیا ہے۔ جس سے تیتریہ براہمن (اوّل ادھیائے ۱:۳) بھی متفق ہے۔ مگر دوسری جگہ یہی براہمن (۲ ادھیائے ۲:۹) شروع میں "وجود عدم محض" مانتا ہے پھر اپنشدوں پر غور کرو تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کا بیان سب سے نرالا ہے چھاندوگیہ اپنشد شروع میں "وجود" مانتا ہے۔ جس کے بٹنے اور پھیلنے کی خواہش سے پہلے آگ اور آگ سے پانی۔ پانی سے زمین پیدا ہوئی۔ برہدارنیکہ اپنشد میں شروع میں حیات پرش کی صورت میں موجود ہونا مذکور ہے۔ جس نے اپنے دو حصے اپنے میں سے استری کو پیدا کی۔ مگر منڈکیہ اپنشد اور ایتریہ آرنیکہ اپنشدوں کا بیان اس کے خلاف ہے۔ وہاں موجودات عالم ابناشی کے اندر سے اسی طرح نکلتی ہیں جیسے کڑی کے اندر سے جالا نکلتا ہے۔ یا جیسے دہکتی آگ سے چنگاریاں نکلتی ہیں اسی طرح ہستیاں ابناشی کے جسم سے نکلتی ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آفرینش عالم ابناشی کی اچھیا سے نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ یہ اس کے کسی فعل سے منسوب ہو سکتی ہے۔ بلکہ آپ سے آپ یہ عمل بعینہٖ اسی طرح ہوتا ہے جیسے آگ سے فطرۃً چنگاریاں نکلتی ہیں۔ ہمہ اوستی فلسفہ کی بنیاد اسی سے قائم ہوئی ہے۔ جیسا چھاندوگیہ اپنشد میں لکھا ہے "سروم کھل ودم برہم" یہ سب کچھ برہم ہی برہم ہے۔ پھر آگے چلکر "ایکم ایوا دوتیونا ستی"۔ برہم کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور "تت توام اسی"۔ تو ہی وہ ہے۔

ویدوں کے بیانات اور وحشی روایات میں مشابہت

پچھلے سال راقم مضمون ہذا نے رسالہ "آدیب" میں "تکوین" کے عنوان سے چند مضامین

[5] اتیریہ آرنیکیہ جو رگوید کا اپنشد ہے منقول از ہندو فلاسفی صفحہ ۲۸-۲۹

ج۔ آر۔ رائے

"علم زمانی العالم" کے سلسلہ میں لکھے تھے۔ ان کے اوّل مضمون میں وحشی قوموں کی روایات دربارۂ تخلیق عالم سے بحث کی گئی تھی۔ گو رید کے اقتباس میں ابتدا میں پانی ہونے کا بالخصوص ذکر براہمنوں میں بلا واسطہ ذکر آتا ہے جو کئی وحشی قوموں کی روایات سے بہت مناسبت رکھتا ہے جن کے ہاں دنیا کے پانی کے اندر سے پیدا ہونے کی روایات ہیں یا انڈے کے اندر سے دنیا کے پیدا ہونے کی ہی روایات ہیں۔ جو ان اقتباسوں سے ملتی ہیں یونان کے فلاسفر طالیس نے جو سن عیسوی کی ابتدا سے چھ سو سال پیشتر گزرا۔ مبداء عالم پانی ٹھہرایا اور اس کے دو سو سال بعد ہراقلیطوس دوسرے حکیم نے مبداء عالم آگ اور ایک نے ہوا قرار دی۔ مگر راقم اہل یونان کو ہندوؤں کے شاگرد سمجھتا ہے اڈینکین لائبریری آف ہسٹری کی جلد سوم سے ظاہر ہے۔ کہ طالیس فیثاغورس وغیرہ ہندوستان آئے تھے۔ اس لئے اُنہوں نے ہندوؤں سے خیالات لے کر انہیں خاص علمی صورت دی اگر فرصت ملی تو آئندہ ویدوں کے سائنس پر بحث کرینگے۔

نوٹ اس کے متعلق انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا نہم اڈیشن میں مضمون "کاسموگنی" اور ہیسٹنگس انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس کی جلد سوم میں وہی مضمون ملاحظہ ہو۔ جے۔ آر۔ آر

ضرورت

ایک تجربہ کار انٹرنس پاس اُستاد کی ضرورت ہے۔ جو کہ چرچ مشن سکول فیروز آباد (آگرہ) میں تھرڈ ماسٹر کا کام کرے۔ عیسائی کو ترجیح دی جائے گی تنخواہ مبلغ ۳۰ درخواستیں بمعہ نقول اسناد کے

ہیڈ ماسٹر چرچ مشن سکول فیض آباد

آنی چاہئیں۔

تعلیم کفارہ

خداوند یسوع مسیح کا قرآنی اور حقیقی بیان تعلیم کفارہ پر کچھ کہے بغیر ختم نہیں ہو سکتا تعلیم کفارہ مسیحیوں اور نام کے مسلمانوں میں معرکہ آرائی کا آخری مورچہ ہے جس پر تیرہ سو برس سے جنگ و جدل ہوتا آیا ہے۔ ہندوستان کے اہل قرآن نے بھی اس جنگ میں شرکت حاصل کی ہے۔ اور اُن کے مقابل میں مسیحی اپنی نجات کے اس پاک اعتقاد پر جم کر مقابلہ کرتے رہے ہیں۔

پرانے اعتقاد کے اہل قرآن تو ابتدا سے اپنی حقیقت کا حق ادا کرتے ہی آتے تھے۔ پر تیرھویں اور چودھویں صدی میں مرزائی تعلیم کفارہ کی تکذیب میں حنفیت کی نئی قوت کے ساتھ اُٹھے جنہوں نے اس تعلیم پر پرانے منکروں سے بڑھ کر حملے کئے ان میں سے ایک مولوی محمد صادق مرزائی بھی ہے۔ آپ نے ایک رسالہ کفارہ لکھ کر ایک کاپی ہمارے پاس بھی بھیجی جس کے لئے ہم مصنف کے شکر گزار ہیں۔

اس رسالہ کا جواب بزرگ پادری ٹامس ہاول شیر صاحب نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ دیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ پادری صاحب کے تینوں رسالے جو اثبات کفارہ میں لکھے گئے ہیں۔ مولوی موصوف کو مل گئے ہونگے۔ اُن کو پڑھ کر مولوی صاحب کو یہ بات بخوبی معلوم ہو گئی ہوگی کہ تعلیم کفارہ کے مخالفوں کو دندان شکن جواب دینے کے لئے مسیحی موجود ہیں۔ ہم جو اس وقت چند سطور ہدیہ ناظرین کرنے لگے ہیں اُن کا منشا بھی مولوی موصوف کے رسالہ کا جواب ہی ہے۔ پر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جو پادری ٹامس ہاول صاحب نے لکھا ہے اس سے اُس کی کسر کو پورا کیا جائے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ پادری صاحب نے جو کچھ لکھا ہے بجائے خود کافی ہے اس پر اور کچھ ایزاد کرنا ضروری نہیں۔ پر چونکہ رسالہ کفارہ کے مصنف نے ہمارے پاس بھی رسالہ غالباً بغرض جواب بھیجا تھا۔ اس لئے ہم چند خیالات بغرض جواب تحریر کر کے اپنا حق ادا کرتے ہیں

مولوی صاحب نے مسیحی کفارہ کی تکذیب کر کے اپنا مسلہ طریق نجات کے اثبات میں اور تعلیم کفارہ کی نفی میں بعض ایسے امر تسلیم کئے ہیں جن سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔

کفارہ کی تعلیم کی تردید ایک بات ہے پر اپنے مسلہ طریق نجات کا اثبات دوسرا پہلو ہے۔ اگر مولوی صاحب نے تعلیم کفارہ کی تردید کر کے اپنے مسلہ طریق نجات کو پیش نہ کیا ہو تو اس سے ناظرین کے لئے مولوی صاحب نے سوا نجات پانے کی اُمید سے مایوس کرنے کے اور کچھ نہیں کیا ہوگا۔ اور اگر مولوی صاحب نے کفارہ کی تعلیم کی تردید اکمل طور سے نہ کی ہوگی تو آپ نے اپنے مسلہ طریق نجات کی تردید کی ہوگی۔ پس ہم مولوی صاحب کو ان مفروضات میں سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ نے اپنے رسالہ میں اپنے مسلہ طریق نجات کی کیا صورت پیش کی ہے۔ اور تعلیم کفارہ سے آپ نے کیسا سلوک کیا ہے۔

فصل اوّل

گنہگار کی نجات کا مرزائی تصوّر

مولوی صاحب نے اپنے رسالہ تعلیم کفارہ کی تردید کرتے وقت مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنے عقاید اور اپنی نجات کے یقین کا اظہار کیا ہے جسے ہم اُنہیں کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں عقل دلیل نمبر۱ کفارہ سازمسئلہ سزا سے ناواقف تھا۔ کفارہ کا مسئلہ اس واسطے بھی باطل ہوتا ہے۔ کہ سزا دہی کے حقیقی فلسفہ سے وہ لوگ ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ جنہوں نے مسئلہ بنایا اخلاقی بلکہ سیاسی۔ قانون دان اور قانون ساز جب کسی جرم کے واسطے سزا تجویز کرتے ہیں تو سزا اس واسطے نہیں ہوتی کہ سزا دینے والا احساسات کا بھوکا پیاسا ہے کہ وہ کسی کو سزا دے۔ بلکہ سزا کا منشا اور مقصد اس شخص کی اصلاح ہوتی ہے۔ جس کو سزا دیجاتی ہے۔ انسان کو اس کے جرم پہ سزا دینا اس کی اصلاح کے واسطے ہے۔ نہ اس واسطے



کہ خدا کی خدائی بغیر سزا دینے کے چل نہیں سکتی۔ پس ایک بیگناہ کو سزا دینے سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی کہ گنہگار کی اصلاح ہو جائے۔ جب ہم نیکی کرتے ہیں تو در اصل خدا کا کچھ نہیں سنوارتے اور جب ہم بدی کرتے ہیں تو خدا کا کچھ بگاڑ نہیں دیتے۔ بلکہ دونوں صورتوں میں ہم اپنا ہی کچھ بگاڑتے یا سنوارتے ہیں اگر گناہ کی صورت میں خدا تعالے کا کچھ نقصان کرتے تو ضرور ہوتا کہ اس نقصان کا جبر ہو کہ خواہ ہم کریں خواہ دوسرا ہمارے عوض کرے۔ صفحہ ۱۴-۱۵

اس جگہ سب سے پہلے خدا کی بابت یہ خیال پیش کیا گیا ہے کہ وہ مثل اخلاقی اور ملکی اور سیاسی قوانین دانوں کے ہے جو ایسے ہی قوانین بنایا کرتا ہے۔ جیسے اخلاقی ملکی اور سیاسی قانون دان قانون بنایا کرتے ہیں۔ پھر خدا کے کلام کو بھی اخلاقی اور ملکی اور سیاسی قوانین کے مثل خیال کیا گیا ہے۔

گناہ کی نسبت یہ اعتقاد پیش کیا گیا ہے۔ کہ اس سے خدا کا مطلق نقصان نہیں اور نہ نیکی سے خدا کا کوئی نفع ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کی گنہگاری اور نیکوکاری نہایت ہی ہلکی حقیقت مانی گئی ہے۔ جس کا اثر صرف گناہ اور نیکی کے فاعل ہی پر تمام ہو جاتا ہے۔

گناہ کی سزا کی بابت یہ اعتقاد ظاہر کیا گیا ہے کہ خدا کی ذات میں گنہگار کو سزا دینے کی کوئی بات پائی نہیں جاتی ہے۔ اور اس لئے اس نے گناہ کی سزا سے صرف گنہگار کی اصلاح ہی مقصود رکھی ہے۔ خدا سزا دینے کا بھوکا پیاسا نہیں ہے۔ خدا کی خدائی بغیر گنہگار کو سزا دینے کے چلتی ہے اور چل سکتی ہے نیکی کرنے کے امر کی بابت اور بدی کرنے سے نفرت کی نسبت یہ اعتقاد ظاہر کیا گیا ہے کہ خدا گناہ سے باز رکھنے کے اور نیکی کرانے کے لئے کسی پوشیدہ قوتی بنا پر جبر نہیں کرتا۔ جبر تو تب روا رکھے۔ اگر گنہگار گناہ کر کے خدا کا کچھ بگاڑ سے اور نیکی کرنے پر تب جبر روا رکھے اگر خدا کے نیکی کے خزانے ختم ہو رہے ہوں یا نیک نیکی کر کے خدا کے خزانوں کو بڑھا سکے۔ مگر یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔

ان وجوہات کی بنا پر مصنف نے کفارہ ساز کو سزا کی فلاسفی سے بے خبر ٹھہرایا اور بتلایا کہ ایک بے گناہ کے سزا پانے سے سزا کا مقصد پورا نہیں ہوتا ہے۔

پھر صفحہ ۲۔ پر لکھتے ہیں یہ بات محض جھوٹ ہے کہ سب انسان گنہگار پیدا ہوتے ہیں۔ تمام جہان بچوں کو معصوم تسلیم کرتا ہے۔

پھر صفحہ ۵ میں فرماتے ہیں کہ گناہ ہمارے نفس کی ایک حالت کا نام ہے۔ اور اُس کی معافی کے واسطے خدا تعالےٰ کے کسی خزانہ کی کمی کو پورا کرنا ضروری نہیں۔

پھر صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں ایک گنہگار کا بوجھ بے گناہ پر ڈالنا خود عدل کے برخلاف ہے۔

پھر صفحہ ۱۴ پر فرماتے ہیں کفارہ کا مسئلہ انسان کو حد سے بڑھ کر گناہ کی طرف جھکنے کی جرات اور دلیری اور آزادی دلاتا ہے۔

مولوی محمد صادق تو جو تھے وہی تھے۔ مولوی فیروز الدین ڈسکوی آپ پر بھی سبقت لے گئے۔ آپ فرماتے تھے۔ اس لغو کے مسئلہ کے بانی نے نہ سوچا کہ کفارہ خدا کو ضعیف المزاج۔ کم حوصلہ ثابت کرتا ہے۔ جو عدم قوت فیصلہ کے باعث مضطرب ہو کر خودکشی پر آمادہ ہو گیا۔ اور باوجود علم وسیع اور عقل تام اور اقتدار مطلق کے اور کوئی راہ قرار نہ دے سکا۔ انسان اور اُس کی تقدیر بالتصویر صفحہ ۸۷

پھر مولوی صادق قانون قدرت کے موافق خوشخبری سناتا ہوا حضرت محمد اور مرزا کادیانی کے نام سے ذیل کا طریق نجات پیش کرتا ہے۔ جس وقت سے جو انسان پیدا ہوا آج تک جو آخری دن ہیں۔ صرف ایک ہی ذریعہ گناہ اور نافرمانی سے بچنے کا ثابت ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان یقینی دلائل اور چمکتے ہوئے نشانوں کے ذریعہ سے اس معرفت تک پہنچ جائے جو در حقیقت خدا کو دکھا دیتی ہے۔ اور کھلتا ہے کہ خدا کا غضب کھا جانے والی آگ ہے۔ صفحہ ۴۴ و ۴۵۔ اب رہا یہ امر کہ ایسا اعلیٰ عرفان انسان کیونکر حاصل کر سکتا ہے۔ سو جب انسان ایمان لا کر عمل صالح کے واسطے سعی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس رسولوں کی اطاعت پر کمر ہمت کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کا فضل اُن کا دستگیر ہو کر اُن کی رہنمائی کرتا ہے صفحہ ۴۹ لیکن اگر سارے ابتدائی مراحل طے کر کے بدکاری سے توبہ کرتا ہے۔ اور اس کا مرتکب نہیں ہوتا اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ عین فطرت انسانی اور انصاف کے مطابق بات ہے اسی کی طرف قرآن شریف میں اشارہ ہے۔ ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم (سورۃ نسا رکوع ۵) پھر یہ کہ ان الحسنات یذھبن السیاٰت یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں۔

مسبوق الذکر بیان سے مولوی صاحب نے خدا کا عرفان توبہ ایمان۔ کفارے سے بچنا ایسے وسائل تعلیم کئے ہیں جن سے نجات ہو سکتی ہے پر تو بھی اسبات کو ثابت نہیں کیا کہ مسیحی حقائق مذکور کے سرے سے منکر ہیں صرف حنفا ہی اُن کے معتقد ہیں۔ اور نہ اسبات کو دکھلایا ہے کہ رسائل مذکورہ کو جمیع حنفاء ابتدا سے آج تک وسائل نجات مانتے آئے ہیں اور نہ اسبات کی کچھ تشریح کی ہے کہ مسائل مذکورہ میں گناہ سے نجات کا اصول کیا ہے۔ کیوں خدا نے انہیں وسیلوں کو نجات کے وسیلے مقرر کیا دوسروں کو نہیں کیا۔ خدا کی ذات میں وہ کونسی بات پائی جاتی ہے جن پر یہ وسائل منحصر ہیں۔ غرضیکہ بلا تشریح و تاویل ہمارے مخاطب نے حقائق مذکورہ کو نجات کے وسائل سمجھا ہے۔

اب اگر ہم دیگر امور کو نظر انداز کر کے مرزائی نجات کے وسائل کو ہی نجات کے وسائل فرض کریں تو اس سے کم از کم یہ بات نکلتی ہے کہ ہمارا مخاطب اسبات کا یقین کرتا ہے کہ انسان نیکی بدی کرنے میں مختار ہے اور بقول مولوی صاحب خدا کسی انسان پر نیکی بدی کرنے میں مطلق جبر روا نہیں رکھتا جبر تو تب روا رکھے اگر بندے نیکی بدی کرنے سے خدا کا کچھ سنوارتے یا بگاڑتے ہیں پر بندے کچھ بگاڑتے سنوارتے نہیں۔ لیکن

خطا معاف یہ خیال چودھویں صدی کی روشنی کا ہے۔ پہ جب ہم قرآن وحدیث اور پرانے علماء کی تحریرات کو دیکھتے ہیں توہمیں آپ کے خیال کے خلاف جا بجا خدا کو بندوں کے اعمال و افعال میں جبر کرتے پاتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بندے اپنے اعمال و افعال میں مجبور محض ہیں۔ چنانچہ اسبات کو ہم آپ کی مسلم تحریرات سے ثابت کرتے ہیں۔

باقی دارشتہ۔

اشتہار

اطلاع دیجاتی ہے کہ لودیانہ پریسبیٹری کا آیندہ جلسہ دہرہ دون میں برد سنیچر (ہفتہ) تاریخ ۴ اکتوبر سن رواں بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوگا تمام پاسٹروں سے التماس ہے کہ تمام اغراض کے لئے تمام چندہ کی رقوم کی تعداد اور تعدادی نقشہ مرسلہ کی خانہ پوری کرکے میرے پاس ۱۵ ستمبر تک روانہ کردیں۔

پی سی۔ اپل سٹیٹڈ کلارک لودیانہ پریسبیٹری انبالہ چھاونی

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی دانت درد کی دوا

لگاتے ہی درد شاتی ہے روتے کو ہنساتی ہے۔ ایک باریک و مضبوط یا سینک کے سرے پر روئی لپیٹ کر اسے اس دوا میں ڈبو کے ٹھیک درد کے مقام پر لگائے اور اگر دانت کی جڑمیں درد ہو تو وہ اسی روئی ڈبکا اس میں بھردیں فوراً درد بند ہوتا ہے قیمت چار آنہ محصول ڈاک ایک سے ۸ شیشی تک ۵ر

کان بہنے کی دوا

کان بہنا یعنی کان کے اندر زخم ہو جانے سے پیپ کا آنا چاہے نیا ہو یا پرانا یہ دوا نہایت مفید ہے۔ اس کے استعمال کے نے پہلے کان کے اندر صاف کرنا چاہئے بعدہ دوا دیجاوے قیمت فی شیشی بچکاری کا نچ ۱۲ محصول ہر دو چیزہ ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

شعر و سخن

غزل

ہو رہیگا ہے لکھا جو کچھ مری تقدیر میں
یار کا وعدہ بھی شامل ہے اسی تحریر میں۔

اے مسیحا آپ کو ہم ڈھونڈنے جائیں کہاں
آپ رہتے ہیں ہمارے اس دل دلگیر میں

روح اقدس سے کیا روشن دل تاریک کو
حال سارا لکھدیا انجیل کی تفسیر میں۔

نام سے جنت ملیگی آپ کے عیسیٰ ہمیں
لوگ سر دھنتے رہیں مرتے رہیں تدبیر میں

شوق تو یہ چاہتا ہے اڑکے پہنچوں آپ تک
پاؤں لیکن پھنس رہے ہیں خانہ زنجیر میں

حور و غلماں کی کہانی سے مجھے کیا واسطہ
دل تو میرا لگ رہا ہے یار کی تصویر میں

درد ہے دل کا مرے ذکر مسیحا اندنوں
دم نکلجائے تو اچھا ہے اسی تذکیر میں۔

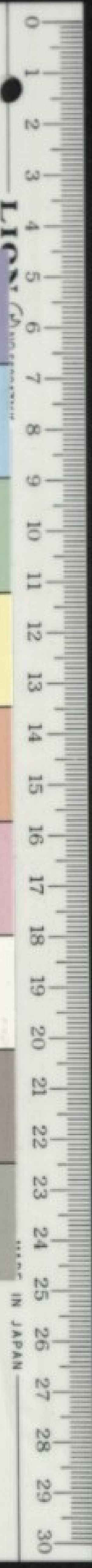
چارسو فیض مسیحا کی خبر ہو مو منو۔
تم کرو کوشش چاہئے کچھ روح کی تسخیر میں

درد دل کافور ہوجاتا ہے دم میں منکرو۔
دیکھ لو ایمان لا کر عیسوی تاثیر میں۔

قدردانی نو را فشاں دس گنی ہو سو گنی
یہ زمین و آسماں جب تک رہیں تدویر میں

اک جہاں میں تو ثمر شیریں بیان مشہور ہو
ہے اثر روح القدس کا یہ تری تقریر میں

آر حاکم رائے ثمر۔ جے پور راجپوتانہ



حالات جاپان اُردو	۲ رو ۸ر
شریف بیبیاں	۲ رو ۸ر
چندر لیلا ساد ھنی اُردو ۲ رو ۸ر گورکھی	۱ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری میتھڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن	۲ر
دوسوال (ناستک تعلیم کار وارز روئے فلاسفی)	۲ر
سورج پرکاش	۴ رو ۶ر مجلد ۲ر ۱ر
ملکہ آستر کا احوال بالتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال "	۶ر
موسیٰ کا احوال "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	۶
ویدوں کی ازلیت	۹ پائی
پرستش حیوانات	۲ پائی
تیرتھ	۹ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۹ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو	۳ رو ۹ر
دولت لازوال اُردو	۳ و ۵ر ۸ر
رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی قدرت	۳ پائی
عزت بیمثال اُردو	۲-۵ر ۸ر
رومن اُردو	۸ر
دعوتِ اسلام	۹ پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسماء الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قرآن	۳ پائی
یسوع مسیح	۳ پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۱ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر- رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ-ڈی- گریسولڈ	۱ر

پتہ- کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم-ویری صاحب

آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی+

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔۔۔۔۔ ۱؎
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ۔۔۔۔۔ ۱؎
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔۔۔۔۔ ۲؎
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔۔۔۔۔ ۲؎

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	عے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ ۱۲
نصف کالم	ملے	للعہ ۱۴	معہ ۲۹
پورا کالم	للعہ ۱۲	معہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۴۰	عہ ۷۰	۱۰۰

ہرایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱ر - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ و پرچوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔پی سے طلب کرسکتے ہیں۔

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک ہیں قیمت عہ ۴ر۔

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے پیغام سکرینڈ و رسالہ مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چار و نمبر دسمبر ۱۹۱۲ء ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم۔ ویری۔ ڈی ڈی۔ آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۱۸ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس (اُردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ
حرفتی کارخانجات

شرح ۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں بن کشا کرولل وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے عہ کرولل لعہ۔

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

دیا در ی جے۔ دی بیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام موائی بردر چھپا۔